سرکاری رپورٹ

بارہواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 28 جنوری 1996ء بمطابق 7 رمضان المبارک 1416ہجری

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز تلاوت قرآن پاک وترجمہ	۱
۲۔	وقفہ سوالات	۲
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۱۸
۴۔	تحریک التواء نمبر ۵ منجانب میر ظہور حسین کھوسہ	۱۹
۵۔	اسمبلی کی مالیاتی کمیٹی کی رپورٹیں ۹۴۔۱۹۹۳ء ۹۵۔۱۹۹۴ء کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	۲۷

(ألف)

1- جناب اسپیکر ________ عبدالوحید بلوچ

2- جناب ڈپٹی اسپیکر ______ ارجن داس بگٹی

1- سیکریٹری اسمبلی ________ اختر حسین خاں

2- جوائنٹ سیکریٹری (قانون) _____ عبدالفتاح کھوسہ

(ب)

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔ نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶ جھل مگسی	وزیراعلیٰ
۲۔ جام محمد یوسف	پی بی ۳۴ لسبیلہ	سینئر وزیر
۳۔ شیخ جعفر خان مندوخیل	پی بی ۱۴ ژوب	وزیر خزانہ
۴۔ میر عبدالنبی جمالی	پی بی ۲۰ جعفر آباد I	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۵۔ ملک گل زمان کانسی	پی بی ۲ کوئٹہ II	وزیر ترقیات و منصوبہ بندی
۶۔ میر عبدالمجید بزنجو	پی بی ۳۲ آواران	وزیر لائیو اسٹاک
۷۔ ملک محمد شاہ مردانزئی	پی بی ۱۳ ژوب قلعہ سیف اللہ	حج و اوقاف زکوٰۃ
۸۔ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	پی بی ۳۷ تربت I	وزیر تعلیم
۹۔ مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر مال / ایکسائز
۱۰۔ مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۹ تربت III	وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت
۱۱۔ مسٹر کچکول علی بلوچ	پی بی ۳۶ پنجگور	وزیر ماہی گیری
۱۲۔ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	پی بی ۹ قلعہ عبداللہ II	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۳۔ ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی ۱ کوئٹہ I	ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون
۱۴۔ مسٹر عبیداللہ بابت	پی بی ۱۱، لورالائی	وزیر جیل خانہ جات
۱۵۔ مسٹر عبدالقہار ودان	پی بی ۸، قلعہ عبداللہ I	وزیر جنگلات
۱۶۔ سردار ثناءاللہ زہری	پی بی ۳۰، خضدار I	وزیر بلدیات
۱۷۔ میر اسراراللہ زہری	پی بی ۲۹ قلات	وزیر زراعت
۱۸۔ حاجی میر لشکری خان رئیسانی	پی بی ۲۴ بولان I	وزیر انڈسٹریز معدنیات
۱۹۔ نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸ کوہلو	وزیر داخلہ
۲۰۔ نوابزادہ چنگیز خان مری	پی بی ۱۶ سبی	مواصلات و تعمیرات
۲۱۔ میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱ جعفر آباد II	وزیر خوراک
۲۲۔ سردار نواب خان ترین	پی بی ۱۷ سبی / زیارت	وزیر بہبود آبادی
۲۳۔ سردار محمد طاہر خان لونی	پی بی ۱۰ لورالائی I	وزیر صحت

۲۴۔ مسٹر طارق محمود کھیتران	پی بی ۱۲ بارکھان	وزیر خاندانی منصوبہ بندی
۲۵۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی	پی بی ۳ کوئٹہ III	مشیر وزیر اعلیٰ
۲۶۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ	پی بی ۷ پشین II	وزیر بے محکمہ
۲۷۔ عبدالوحید بلوچ	پی بی ۴ کوئٹہ IV	اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی
۲۸۔ ارجنداس بگٹی	ہندو اقلیت	ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

اراکین اسمبلی

۲۹۔ حاجی سخی دوست محمد	پی بی ۵ چاغی
۳۰۔ مولانا سید عبدالباری	پی بی ۶ پشین I
۳۱۔ مولانا عبدالواسع	پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ
۳۲۔ نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی	پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی
۳۳۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ	پی بی ۲۲ جعفر آباد / نصیر آباد
۳۴۔ مسٹر محمد صادق عمرانی	پی بی ۲۳ نصیر آباد
۳۵۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی	پی بی ۲۵ بولان II
۳۶۔ نواب عبدالرحیم شاہوانی	پی بی ۲۷ مستونگ
۳۷۔ مولانا محمد عطاء اللہ	پی بی ۲۸ قلات / مستونگ
۳۸۔ مسٹر محمد اختر مینگل	پی بی ۳۱ خضدار II
۳۹۔ سردار محمد حسین	پی بی ۳۳ خاران
۴۰۔ سردار محمد صالح خان بھوتانی	پی بی ۳۵ لسبیلہ II
۴۱۔ سید شیر جان	پی بی ۴۰ گوادر
۴۲۔ مسٹر شوکت ناز مسیح	عیسائی
۴۳۔ مسٹر سترام سنگھ	سکھ پارسی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 28 جنوری 1996ء بمطابق 7 رمضان المبارک 1416 ہجری

بروز اتوار بوقت ساڑھے گیارہ بجے صبح۔

زیر صدارت جناب اسپیکر عبدالوحید بلوچ صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ہ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ہ

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ہ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ ، تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ

وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ج مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ہ سَلٰمٌ ہ هِيَ

حَتّٰي مَطْلَعِ الْفَجْرِ ہ صدق الله العظيم

ترجمہ :- ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کرنا شروع کیا اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اس میں روح الامین اور فرشتے ہر کام کے انتظام کے لئے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں۔ یہ رات طلوع صبح تک امان و سلامتی ہے۔ وما علینا الا البلاغ

حلف برداری

جناب اسپیکر (وحید بلوچ) : نئے منتخب رکن اسمبلی جناب محمد اسلم بلیدی حلف عہدہ اٹھائیں گے۔

(معزز رکن نے اپنے عہدہ کا حلف اٹھایا جناب اسپیکر نے حلف لیا اور معزز رکن نے رجسٹر پر دستخط کئے)

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر : میر ظہور حسین خان کھوسہ سوال نمبر306 دریافت فرمائیں۔

306.X- میر ظہور حسین خان کھوسہ (18جنوری 1996ء کو موخر شدہ) : کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) درکھی تا دولت گھاڑی فارم ٹو مارکیٹ روڈ اور بھنڈ تا ماجھی پور فارم ٹو مارکیٹ روڈ ضلع جعفر آباد کی ڈونر کس ایجنسی کی امداد سے تعمیر کئے گئے ہیں۔ نیز کیا اس تعمیراتی کام کی تکمیل کس ایجنسی کے کس نمائندہ کے زیر نگرانی ہوئے ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو پھر یہ دونوں روڈز کیوں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئے ہیں۔ اور کیا ان روڈوں کی ناقص تعمیراتی کام کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کی جارہی ہے یا نہیں؟

(ب) کیا مذکورہ دونوں روڈز کی مرمت کے لئے سال رواں کے دوران کوئی رقم مختص کی گئی ہے۔ تفصیلات بتلائی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات : (جواب موصول نہیں ہوا)

(نوٹ: کیا مذکورہ سوال کا جواب ایوان میں متعلقہ معزز رکن کو فراہم کیا گیا)۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب اسپیکر سوال کو پڑھا ہوا سمجھا جائے اس کے متعلق ضمنی یہ ہے کہ یہ سوال ابھی ہمیں ٹیبل پر ملا ہے اس سے پیشتر ہمیں نہیں دیا گیا جس کی ہم تیاری کرسکتے تھے یہ فارم ٹو مارکیٹ کا میں نے ذکر کیا ہے در کھی تا دولت گھاڑی فارم ٹو مارکیٹ روڈ اور بھنڈ تا ماجھی پور فارم ٹو مارکیٹ روڈ یہ روڈز دو سال پیشتر ایشین ترقیاتی بینک کی امداد سے مکمل ہوئے ہیں۔ یہ بنتے ہی ٹوٹ گئے ہیں ان کے کمپنیشن کا کام صحیح نہیں ہوا ہے۔ ٹھیکہ دار نے بھی کام صحیح نہیں کیا ہے اور محکمہ نے بھی اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی ہے اس لئے یہ روڈ جگہ بہ جگہ سے ٹوٹا ہوا ہے۔ اس کے لئے میں نے آنریبل وزیر صاحب سے معلوم کیا کہ وہ اس کے لئے کوئی فنڈ رکھ رہے ہیں اس بارے میں میں نے کئی بار محکمہ کو بھی کہا ہے کہ یہ روڈ ٹوٹا ہوا ہے میں اس کے متعلق پہلی بار نشان دہی نہیں کر رہا ہوں اس کے متعلق میں پہلے بھی کئی دفعہ بتا چکا ہوں کہ یہ روڈ ٹوٹا ہوا ہے۔ اور ایشین بینک کی یہ شرط ہے کہ آٹھ سال تک محکمہ اور ٹھیکہ دار اس کی مرمت کا ذمہ دار ہوگا۔

جناب اسپیکر : وزیر صاحب۔

جام محمد یوسف (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) : جناب اسپیکر! میں اس جواب کو پڑھ لوں۔

جناب اسپیکر : آپ کا ضمنی سوال کیا ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب اسپیکر میں نے ضمنی سوال یہ اٹھایا ہے کہ یہ روڈ دو سال پیشتر مکمل ہوا ہے اور آٹھ سال تک محکمہ اور ٹھیکیدار ذمہ دار ہوتا ہے اس کی ٹوٹ پھوٹ کا یہ ایشین بینک کی طرف سے شرط ہے۔ کہ وہ دوبارہ اس کو ٹھیک کردے۔ لیکن دو سال گزر گئے ہیں اس کو معائنہ تک کسی نے نہیں کیا ہے اور ہر جگہ سے یہ روڈ ٹوٹا ہوا ہے اس کی نشان دہی میں کئی بار محکمہ کو بھی کر چکا ہوں۔

جام محمد یوسف (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) : جناب اس سوال کا تعلق تو محکمہ بی اینڈ آر سے ہے لیکن جب معزز ممبر نے سوال کیا ہے۔ یہ واقعی ایسا ہے کہ بارشوں کی وجہ سے جو روڈ خراب ہوئے ہیں اس کے لئے ہم نے ایک تحقیقاتی کمیٹی بھی مقرر کی ہے جو وہاں جا کر اس کا معائنہ کرے گی۔ کیونکہ اس سے پیشتر ظہور صاحب نے ہمیں کوئی انڈیکیشن نہیں دی تھی کہ یہ روڈ ٹوٹا ہوا ہے۔ اس پر کام ناقص ہوا ہے اور کیوں ہوا ہے۔ یہ سارا کام کرنے کی ذمہ داری محکمہ بی اینڈ آر کی ہے۔ اس کے متعلق ہم سے ان کو ایک لیٹر بھی لکھا ہے۔ کہ اس کی کیا وجہ ہے اور کیوں یہ ناقص کام ہوا ہے اگر وہ خود جا کر اس ٹیم کے ساتھ وزٹ کر کے بتا دیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب سی اینڈ ڈبلیو کا کہنا یہ ہے کہ ہمیں فنڈ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات دے گا تو ہم اس کی ریپئر کریں گے تو کئی دفعہ میں نے پی اینڈ ڈی کے سیکریٹری عطا جعفر صاحب کو کہا ہے کہ اس کی ریپئر کے لئے کچھ کریں انہوں نے وعدہ بھی کیا تھا۔ لیکن اس کے بعد فنڈ نہیں دیا گیا سی اینڈ ڈبلیو کا کہنا ہے کہ اس کے لئے فنڈز پی اینڈ ڈی اور فناس دے گا۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات : جناب ہم پھر انکوائری کے بعد یہ معلوم کرلیں گے کہ ان دو روڈز پر مزید رقم خرچ کی جائے یہ انکوائری کے بعد ہو گا۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : ٹھیک ہے یہ فلڈ اور برسات سے کوئی نقصان نہیں ہوا ہے بلکہ غیر معیاری کام کی وجہ سے نقصان ہوا ہے۔ اس سے باہر کے پیسے کو ہمارے صوبے کے اندر ضائع کیا گیا ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات : اس کے متعلق میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ سیکریٹری منصوبہ بندی اور وزیر اعلیٰ کی انسپکشن ٹیم کے ممبر بھی اس میں شامل ہوں گے وہ اس کی انکوائری کریں گے اور پھر اس کی رپورٹ ہمیں پیش کرلیں گے کہ آیا واقعی اس میں (Embezzlement) ہوئی یا کام صحیح نہیں ہوا ہے تو اس پر پھر

کارروائی کریں گے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جی شکریہ۔

307.X- میر ظہور حسین خان کھوسہ : کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) ڈونر ایجنسی یعنی ایشین ترقیاتی بینک کی امداد سے صوبہ کے کن کن اضلاع میں فارم ٹو مارکیٹ روڈ تعمیر کیے جائیں گے اور اس کا پیمانہ کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جعفر آباد اور نصیر آباد زرعی اعتبار سے صوبہ بلوچستان کا دل ہے اور وہاں فارم ٹو مارکیٹ روڈز تعمیر کرنے کی اشد ضرورت ہے؟

(ج) اگر جز (اب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ بالا ہر دو اضلاع میں کوئی فارم ٹو مارکیٹ روڈ بنانے کا پروگرام حکومت کے زیر غور ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

جام میر محمد یوسف :

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات :

(الف) ایشیائی ترقیاتی بینک کی امداد سے صوبہ بلوچستان سے فارم ٹو مارکیٹ سڑکوں کے منصوبہ کے تحت فیز II پر کام ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے فیز I کا کام درج ذیل سڑکوں پر مکمل ہو چکا ہے۔

(1) درگئی دولت گھاڑی روڈ 24 کلو میٹر

(2) بھنڈ ماجھی پور روڈ 23 کلو میٹر

(3) اوستہ محمد میرواہ روڈ 24 کلو میٹر

(4) پرانا روجھان جمالی تا نیو روجھان جمالی روڈ 6 کلو میٹر

فیز II کے تحت درج ذیل سڑکوں پر کام جاری ہے۔

(1) نوتال تا گندھاوا 89 کلو میٹر

(2) خانوزئی تا لورالائی 86 کلو میٹر

(3) وندر تا باغ روڈ 21 کلو میٹر

وندر تا باغ روڈ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ باقی دونوں سڑکوں پر کام جاری ہے اور جون 96ء میں فیز II مکمل ہو جائے گا۔

فیز II کے تحت درج ذیل اسکیموں پر کام ہوگا۔

(1) انجیرہ زہری روڈ 55 کلو میٹر

(2) گوادر پنجگور روڈ 30 کلو میٹر

(3) مکوچ زرد روڈ 42 کلو میٹر

(4) کنگری موسیٰ خیل روڈ 56 کلو میٹر

(الف) سڑکوں کے انتخاب کا پیمانہ بلوچستان کی بحث مجموعی ضرورت اور ہر علاقہ کی شمولیت ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ضلع جعفر آباد اور نصیر آباد زرعی اعتبار سے نہری علاقہ ہے۔

(ج) اس ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے فارم ٹو مارکیٹ روڈ کا فیز I مکمل طور پر ضلع نصیر آباد میں تھا۔ البتہ فیز II اور فیز III میں بلوچستان کے دوسرے اضلاع کو شامل کیا گیا۔ کیونکہ اس قسم کے پروگرام کسی ایک یا دو اضلاع تک محیط نہیں کئے جاسکتے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب فارم ٹو مارکیٹ کے متعلق میں نے اس سوال میں معلوم کرنا چاہا کہ ضلع جعفر آباد اور ضلع نصیر آباد جہاں پر نہری نظام ہے وہاں پر لاکھوں من چاول گندم اور جو باقی اجناس ہوتی ہے وہاں پر کوئی بھی منصوبہ بندی نہیں کی گئی ہے۔ فارم ٹو مارکیٹ کے لئے جعفر آباد اور نصیر آباد میں کوئی بھی منصوبہ بندی نہیں کی گئی ہے بلکہ نصیر آباد میں تو ایک کلو میٹر بھی پکا روڈ نہیں ہے جبکہ وہاں پر زیادہ تر فصلات وہیں سے منڈی تک پہنچائی جاتی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اس کے لئے روڈ ہوں جس سے اناج کو منڈی تک پہنچایا جائے اگر اسکیم نہیں رکھا گیا ہے تو کیوں نہیں رکھا گیا ہے۔ اس کا کوئی پروگرام ہے۔

جام محمد یوسف (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) : جناب فیزون کا اگر آپ جائزہ لیں تو جتنے بھی فارم ٹو روڈ پر کام ہوئے ہیں وہ نصیر آباد میں ہی ہوئے ہیں اور سیکنڈ فیز میں کئی اور علاقے ہیں لیکن فرسٹ فیز جس کا وہ کہہ رہے ہیں یہ سارے نصیر آباد میں ہی ہیں۔ جتنی بھی ڈونر ایجنسی نے فنڈ دیئے ہیں وہ ہم نے نصیر آباد کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ جس میں 89 میل نو تال گنداوہ ہے۔ اور پھر دولت گاڑھی روڈ ہے دوسرا بھنڈ تا ما نجھی پور روڈ ہے۔ اوستہ محمد تا میرواہ روڈ ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : کیا اور روڈ وہاں بنانے کا کوئی اور علاقہ فیزیبل نہیں تھا۔ نصیر آباد میں تو ایک میل بھی پکا روڈ نہیں حالانکہ وہاں پر چاول ہے اور سات ہزار چھ سو کیوسک پانی آتا ہے۔ تو چاول اور گندم منڈیوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ جس کے لئے پختہ روڈ کا ہونا بے حد ضروری ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات : تو جناب سڑکوں کے انتخاب کا پیمانہ بلوچستان کی مجموعی صورت حال اور علاقے کی ضرورت کو دیکھ کر کیا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ زرعی اعتبار سے نصیر آباد نمبرون ہے میں کہہ چکا ہوں کہ نصیر آباد کو ہم اکاموڈیٹ کرچکے ہیں لیکن دوسرے فیز میں ہم لوگوں نے نصیر آباد سے ابتداء نہیں کی ہے لیکن کوشش ہم یہ کریں گے کہ بلوچستان کے دوسرے اضلاع کو بھی شامل کریں کیونکہ اگر دوسرے اضلاع کو شامل نہ کیا گیا تو اس میں مساوی بنیادوں کی بناء پر لوگ اور ہمارے ممبر صاحبان ہی یہ کہیں گے کہ صرف ایک ہی ضلع میں ہر چیز اور کام کیا جارہا ہے لیکن میں گزارش یہ کروں گا کہ ممبر صاحب اس پر مزید کوئی تجویز پیش کریں تو ہم معلوم کریں گے اور فنڈز نے اجازت دی تو ہم اس علاقے کو اکاموڈیٹ کریں گے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب اسپیکر صاحب ہمیں دوسرے علاقوں پر کوئی اعتراض نہیں ہے بے شک دوسرے علاقوں میں بھی بنائے جائیں لیکن میں نے اپنے علاقے کی اہمیت بتائی ہے تو کیا وزیر صاحب ہمیں یقین دلائیں گے کہ آئندہ فارم

تو مارکیٹ روڈ میں ضلع جعفر آباد کو مد نظر رکھیں گے اس کے حالات اور مقاصد کو مد نظر رکھیں گے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات : جی ہاں

میر ظہور حسین خان کھوسہ : شکریہ جی

جناب اسپیکر : سوال نمبر327 مولانا عبدالباری صاحب دریافت فرمائیں۔

327.X- مولانا عبدالباری : کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال 1992ء تا 1995ء کے دوران صوبہ کے کن کن اضلاع میں آبپاشی و برقیات کے کونسے مکمل کئے گئے ہیں اور کونسے منصوبے زیر تکمیل ہیں' نیز تا حال مکمل نہ ہونے والے منصوبوں کو مکمل نہ کرانے کی وجوہات کیا ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر آبپاشی و برقیات : (جواب موصول نہیں ہوا)

جناب اسپیکر : سوال نمبر328 مولانا عبدالباری صاحب دریافت فرمائیں۔

328.X- مولانا عبدالباری : کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا ضلع پشین میں واقع بند (بند خوشدل خان) کی دوبارہ بحالی کے لئے موجودہ صوبائی حکومت کی جانب سے طلب کی گئی لاگت وفاقی حکومت سے موصول ہو چکی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت نے اس بند کے لئے کوئی گرانٹ مختص کی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اس بند پر اب تک کام شروع نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں نیز اگر جواب نفی میں ہے تو اس کی وجہ کیا ہے کیونکہ اس بند کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہو چکی ہے اور مٹی بھر جانے کی وجہ سے یہ بند اپنی افادیت کھو رہی ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات : (جواب موصول نہیں ہوا)

جناب اسپیکر : سوال نمبر353 مولانا عبدالباری صاحب دریافت فرمائیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آبپاشی) : جناب میں ان دو سوالات کے بارے میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں ان دو سوالوں کا جواب مولانا صاحب کو پچھلے اجلاسوں میں مل چکا ہے پھر وہی مولانا صاحب نے دھرا دیئے ہیں میرے سامنے دونوں سوالات کے جوابات پڑے ہوئے ہیں پچھلے اجلاس میں ایک کا نمبر تھا۔ 241 دوسرے کا نمبر 254 تھا۔ بالکل یہی سوال تھے پتہ نہیں سیکریٹری صاحب سے نظرانداز ہوگئے ہیں یا کیا ہوگیا ہے۔ یہ دونوں سوال ہم پچھلے اجلاس میں ڈسکس بھی کرچکے ہیں۔ مگر مولانا صاحب کی یادداشت کو کچھ ہوگیا ہے پھر دوبارہ یہی سوالات پوچھے ہیں۔ دونوں سوالات میرے پاس ریکارڈ میں موجود ہیں۔

جناب اسپیکر : چونکہ مولانا صاحب نہیں ہیں اس لئے یہ سوالات خود بخود غیر موثر ہوگئے ہیں۔

جناب اسپیکر : سوال نمبر355 سردار سترام سنگھ صاحب کا ہے دریافت کریں۔

355.X- سردار سترام سنگھ ڈومکی : کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا درست ہے کہ دفتر ایس، ڈی، او بختیار آباد میں بغیر اخباری اشتہارات کے ملازم بھرتی کئے گئے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان ملازمین کو بغیر اشتہار بھرتی کرنے کے لئے کیا وجوہات ہیں نیز کیا حکومت ان ملازمین کو برطرف کرکے ان آسامیوں کو بذریعہ تشہیر پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ وہاں میٹرک پاس بیروزگار نائب قاصد اور چوکیدار کے آسامیوں پر بھی بھرتی ہونے کے لئے تیار ہیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات :

(الف) جی ہاں درست ہے۔

(ب) حکومت بلوچستان محکمہ آبپاشی و برقیات کے نوٹیفکیشن نمبر.... /II/22/Gen 95/3146-3200.SO مورخہ 15 جون 1995ء کے تحت مہتمم آبپاشی کو یہ اختیارات دیئے گئے تھے کہ وہ ریٹائرڈ شدہ، فوت شدہ ملازمین کی خالی آسامیوں اسکیم نمبر1 تا اسکیل نمبر4 پر ان کے بیٹوں کو بھرتی کرسکتے ہیں اس حکم کی روشنی میں نذیر احمد ولد محمود خان کو ان کے والد کی ریٹائرمنٹ پر مورخہ 3 ستمبر1995ء کو اسی آسامی پر بحیثیت بیلدار بھرتی کیا گیا محکمہ آبپاشی اس ملازم کو برطرف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ ان کو قواعد و ضوابط کے تحت بھرتی کیا گیا تھا۔ مگر اب یہ اختیارات واپس لے لئے گئے ہیں اور آئندہ خالی آسامیوں کو اخبارات کے ذریعے مشتہر اور پر کیا جائے گا۔

جناب اسپیکر : سوال نمبر355 پر کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ اب سردار سترام سنگھ صاحب اپنا اگلا سوال دریافت فرمائیں 361

361.X- سردار سترام سنگھ ڈومکی : کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) عرصہ گذشتہ تین سالوں سے صوبہ میں کل کس قدر مائنیز اریگیشن اسکیموں پر کام ہو رہا ہے۔

(ب) نصیر آباد ڈویژن میں مائنیز اریگیشن اسکیموں کی کل تعداد کس قدر ہیں اور یہ اسکیمیں کتنی پرانی ہیں۔ نیز 96-1995ء کے دوران شروع اور منظور شدہ اسکیموں کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ایم - پی - اے صاحبان اور لہڑی کے معتبرین نے لہڑی میں مائنیز اریگیشن اسکیم کے لئے تحریری اصرار کیا ہے اگر جواب اثبات میں ہے۔ تو لہڑی کے لئے اس اسکیم کی منظوری نہ دینے کی کیا وجوہات ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

اخراجات دوران مالی سال۔ روپوں میں

نمبر شمار	منصوبے کا نام	۹۴-۱۹۹۳ء	۹۵-۹۴ء	۹۶-۹۵ء	کیفیت
	صوبائی ترقیاتی پروگرام سے				
۱۔	لہڑی علاقہ میں خیر واہ میر واہ کے مقام پر ویئرز کی تعمیر، بولان	۷ لاکھ ۱۸ ہزار	---	---	اسکیم مکمل ہے
۲۔	ڈھوری ڈسٹری کے پانی کی نالی نمبر ۱۱-۱۲ کی پختگی	تین لاکھ ۳۷ ہزار	---	---	اسکیم مکمل ہے
۳۔	ھر وفلڈ اریگیشن اسکیم اور ناچ خضدار	۱۱ لاکھ ۱۰ ہزار	---	---	" "
۴۔	بلبل گاٹ اریگیشن اسکیم خضدار	آٹھ لاکھ	---	---	ایضاً
۵۔	چشمہ کھو سوبائی خضدار	تین لاکھ	---	---	" "
۶۔	راہدانی چشمہ خضدار	دو لاکھ ۸۵ ہزار	---	---	" "
۷۔	پیڑی دیالہ اریگیشن ہرنائی سبی	چھ لاکھ ۹ ہزار	---	---	" "
۸۔	کشاری چینل کی پختگی ڈیرہ بگٹی	چار لاکھ ۵۲ ہزار	چار لاکھ	---	" "
۹۔	بحالی تور مرغہ ہیڈورکس پشین	پندرہ لاکھ	---	---	" "
۱۰۔	رحمان کچھ اریگیشن اسکیم کی بحالی۔ زیارت	۲۴ لاکھ ۹۱ ہزار	---	---	" "
۱۱۔	ڈرائیوژن بند برائے آبپاشی مقاصد سبری گاؤں، بولان	چھ لاکھ ۹۹ ہزار	---	---	" "

نمبر شمار	منصوبے کا نام	۹۴-۱۹۹۳ء	۹۵-۹۴ء	۹۶-۹۵ء	کیفیت
۱۲۔	ڈھوری ڈسٹری کے پانی کی نالی نمبر ۱۰، ۱۴، ۱۴ کی پختگی	چھ لاکھ ۹۱ ہزار	---	---	ایضاً
۱۳۔	گھوڑی ڈرائیورژن بند کی تعمیر۔ بولان	۲۲ لاکھ ۵۰ ہزار	نو لاکھ	---	اسکیم مکمل ہے
۱۴۔	ہمری چکن فلڈ اریگیشن اسکیم کاکڑ خراسان، ژوب	دو لاکھ ۴۰ ہزار	---	---	ایضاً
۱۵۔	شیخان اریگیشن اسکیم، ژوب	۱۳ لاکھ ۵۷ ہزار	---	---	" "
۱۶۔	بینکن فلڈ اریگیشن اسکیم نصیر آباد	اٹھارہ لاکھ	تیرہ لاکھ	ایک لاکھ	کام جاری ہے
۱۷۔	لہڑی فلڈ اریگیشن اسکیم۔ بولان	۱۵ لاکھ ۹۹ ہزار	ایک کروڑ	۹۲ لاکھ ۴۲ ہزار	ایضاً
۱۸۔	ختور فلڈ اریگیشن اسکیم بولان	---	دس لاکھ ۹۹ ہزار	۴۹ لاکھ ۴۷ ہزار	" "
۱۹۔	اسکیپ چینل برائے کیرتھر کینال	---	---	---	" "

نمبر شمار					
۱۔	منصوبہ برائے بحالی آبپاشی اسکیمات فیز II (صوبائی حکومت و عالمی بینک کے مالی تعاون سے)	۳ کروڑ ۳۰ لاکھ ۵ ہزار	۵ کروڑ ۴۲ لاکھ ۵ ہزار	۳ کروڑ ۹۸ لاکھ ۲۱ ہزار	یہ منصوبہ مکمل ہو چکا ہے اس منصوبے کے تحت صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں موجود ۷۷ اسکیمات کی بحالی و بہتری کی گئی ہے
۲۔	منصوبہ برائے بحالی نقصانات سیلاب ۹۴-۱۹۹۲ء (صوبائی	۳۹ لاکھ ۴۲ ہزار	۳ کروڑ ۳۲ لاکھ	۲ کروڑ ۱۵ لاکھ ستتر	یہ منصوبہ جاری ہے اس منصوبے کے تحت صوبہ بھر

	حکومت و عالمی بینک کے مالی تعاون سے)		۱۰ ہزار	ہزار	کے مختلف اضلاع میں موجود ۹۳ اسکیمات کی بحالی برائے نقصانات سیلاب ۹۳-۱۹۹۲ء
۳۔	چالیس سال اریگیشن اسکیمات کی تعمیر۔ (کویت فنڈ پروجیکٹ)	۳ کروڑ ۹۵ لاکھ	۴۳ لاکھ ۴۰ ہزار		یہ منصوبہ مکمل ہوچکا ہے اس منصوبہ کے تحت صوبہ کے مختلف اضلاع میں چالیس سال اریگیشن اسکیمات تعمیر کی گئی ہیں۔
۴۔	بلوچستان مائنر اریگیشن اینڈ ایگریکلچر ڈویلپمنٹ پروجیکٹ (عالمی بینک، جرمنی و ہالینڈ کے مالی تعاون سے)	۱۴ کروڑ ۸۲ لاکھ ۷۶ ہزار	۱۰ کروڑ ۵۱ لاکھ دس ہزار	۳۵ لاکھ ۶۴ ہزار	یہ منصوبہ مکمل ہوچکا ہے اس منصوبہ کے تحت صوبہ کے ۱۰ اضلاع میں ۳۶ مائنر اریگیشن اسکیمات کو مکمل تعمیر کیا گیا ہے
۵۔	بلوچستان کمیونٹی اریگیشن اینڈ ایگریکلچر پروجیکٹ (بی سی آئی اے پی)				یہ منصوبہ منظوری کے آخری مراحل میں ہے اس منصوبہ کے تحت صوبہ بھر میں تقریباً پچاس اسکیمات کو تعمیر کیا جائے گا۔

(ب) نصیر آباد ڈویژن میں مائنر اریگیشن اسکیموں کی کل تعداد (۴۳) ہے۔ ان تعمیر شدہ اسکیموں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	منصوبے کا نام	سال تکمیل
۱۔	کھجوری اریگیشن اسکیم۔ بولان	۱۹۶۸ء
۲۔	بی بی نانی اریگیشن اسکیم۔ بولان	۱۹۶۴ء
۳۔	گوکرت اریگیشن اسکیم۔ بولان	۱۹۶۸ء
۴۔	بولان ویئر اریگیشن اسکیم۔ بولان	۱۹۶۴ء
۵۔	سبری اریگیشن اسکیم۔ بولان	۱۹۸۲ء
۶۔	سنی اریگیشن اسکیم۔ بولان	۱۹۶۴ء

۷۔ شوک اریگیشن اسکیم۔ بولان ۱۹۶۳ء

۸۔ پرچھتہ اریگیشن اسکیم۔ جھل مگسی ۱۹۶۶ء

۹۔ کنارہ اریگیشن اسکیم۔ جھل مگسی ۱۹۶۳ء

۱۰۔ مولا اریگیشن اسکیم۔ جھل مگسی ۱۹۷۴ء

۱۱۔ پوشتل اریگیشن اسکیم۔ بولان ۱۹۷۴ء

۱۲۔ گرم آب اریگیشن اسکیم۔ بولان ۱۹۷۴ء

۱۳۔ سرداروا‌ہ، میرواہ فلڈ اریگیشن اسکیم ۱۹۷۰ء

۱۴۔ کنٹپار فلڈ اریگیشن اسکیم۔ بولان ۱۹۹۳ء

۱۵۔ غیرواہ، میرواہ فلڈ اریگیشن اسکیم ۱۹۹۴ء

۱۶۔ گھوڑی فلڈ اریگیشن اسکیم، بولان ۱۹۹۴ء

۱۷۔ ڈھوری ڈسٹری کے پانی کی نالی نمبر ۱۱، ۱۲ کی پختگی جھل مگسی ۱۹۹۳ء

۱۸۔ ڈھوری ڈسٹری کے پانی کی نالی نمبر ۱۰، ۱۳، ۱۴ کی پختگی، جھل مگسی ۱۹۹۴ء

۱۹۔ ڈائیورژن بند برائے آبپاشی مقاصد سہری گاؤں، بولان ۱۹۹۴ء

۲۰۔ بینکن فلڈ اریگیشن اسکیم ۱۹۸۴ء

۲۱۔ لنڈی نصیر فلڈ اریگیشن اسکیم ۱۹۸۷ء

۲۲۔ کوہنگ رانگو فلڈ اریگیشن اسکیم ۱۹۹۱ء

۲۳۔ سنگلجی اریگیشن اسکیم۔ شوران ۱۹۹۴ء

۹۶۔۱۹۹۵ء کے دوران صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام سے شروع اور منظور شدہ اسکیموں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	مختص شدہ رقم برائے سال ۹۶۔۱۹۹۵ء
۱۔	بینکن فلڈ اریگیشن کی بحالی / بہتری	۷ لاکھ ۲۰ ہزار	۷ لاکھ ۶۰ ہزار
۲۔	تعمیر اسکیپ چینل برائے کیرتھر کینال	چھ کروڑ ۶۲ لاکھ	۵۰ لاکھ
۳۔	ختور فلڈ اریگیشن اسکیم۔ بولان	۶۴ لاکھ ۳۸ ہزار	۵۱ لاکھ ۸۸ ہزار
۴۔	لنڑی فلڈ اریگیشن اسکیم۔ بولان	دو کروڑ باون لاکھ	ایک کروڑ

وزیر آبپاشی و برقیات :
(الف) عرصہ گذشتہ تین سالوں سے صوبے میں صوبائی و وفاقی حکومت اور بیرونی ممالک کی مالی معاونت سے جن مائینز اریگشن اسکیموں پر محکمہ آبپاشی و برقیات نے کام کیا یا جاری ہے۔ ان کی تفصیل بمطابق مالی سال درج ذیل ہے۔

(ج) جناب چاکر خان ڈومکی ممبر بلوچستان صوبائی اسمبلی نے محکمہ آبپاشی کو اسٹیٹ فیڈر کی سیدھائی و بحالی کے لئے تجویز دی تھی۔ محکمہ کے آفیسران نے اس اسکیم کا جائزہ لیا اور ضروری رپورٹ بمعہ پی سی ون تیار کیا جا رہا ہے اور تقریبا" ایک مہینہ میں حکومت کو پیش کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں متذکرہ ممبر صوبائی اسمبلی صاحب نے پروجیکٹ ڈائریکٹر (بلوچستان مائنر اریگشن اینڈ ایگریکلچر ڈویلپمنٹ پروجیکٹ) کو لہڑی اریگشن اسکیم کے لئے تحریری درخواست دی تھی۔ جس کو پروجیکٹ ڈائریکٹر نے اپنے متعلقہ ماہرین کے ذریعہ عالمی بینک کی شرائط کی روشنی میں جائزہ لیا۔ لیکن یہ اسکیم عالمی بینک کے طے شدہ اصولوں پر پوری نہ اتر سکی۔ لہٰذا مزید کارروائی ختم کر دی گئی۔

جناب اسپیکر : کوئی ضمنی سوال؟

سردار سترام سنگھ (ضمنی سوال) : جناب اسپیکر یہ صفحہ نمبر7 ہے۔ اسکیم نمبر1 ہے۔ یہ اسکیم مائنر اریگیشن میں نہیں آتا۔ اس کے علاوہ صفحہ نمبر19 اسکیم نمبر4 ہے اس کی بھی تفصیل نہیں دی ہے۔ اور اسکیم نمبر5 کی تفصیل نہیں دی ہے۔ اس کی تفصیل دی جائے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آبپاشی و برقیات) : جناب اس کی تفصیل تو موجود ہے اگر آپ اس کے متعلق کوئی اور وضاحت یا ضمنی سوال پوچھنا چاہیں تو آپ پوچھ لیں۔

سردار سترام سنگھ : جناب یہ تفصیل نہیں یہ بلوچستان مائینو اریگیشن پروجیکٹ میں عالمی بینک جرمنی کے تعاون سے چودہ کروڑ اور بیالیس لاکھ کی اسکیمیں تھیں اس کی تفصیل تو کوئی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر : یہ جو کیفیت بیان کی گئی ہے اس میں دیا گیا ہے کہ یہ منصوبہ مکمل ہوچکا ہے۔ وہاں پر یہ اسکیم موجود ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات : یہ اسکیم مکمل ہوچکی ہے تفصیل دی ہے۔

جناب اسپیکر : کس بات کی تفصیل آپ نے مانگی ہے۔

سردار سترام سنگھ : یہاں پر دس کروڑ کی اسکیم مکمل ہوچکی ہے اس کے متعلق بتائیں کہ یہ کام کہاں کہاں ہوچکا ہے اس کی کتنی اسکیمیں ہیں۔ آیا ایک اسکیم ہے۔ بیالیس اسکیموں کی تفصیل نہیں ہے۔

وزیر آبپاشی : یہ بیالیس اسکیم ہیں۔ آپ نے بریک اپ شروع میں مانگا ہے دیا گیا ہے۔ یہ پھر نیا سوال ہے۔

سردار سترام سنگھ : ایک لڑی فلڈ اریگیشن اسکیم ہے تو جب تک اس کو ویر نہ لگے گا یہ اسکیم تو فیل ہے۔

وزیر آبپاشی : اس سلسلے میں میں آپ کو بتاؤں کہ ڈوکی صاحب نے اس سلسلے میں ہمیں اپروچ کیا تھا پھر ہم نے مائینو اریگیشن کی اسکیم بنائی تھی مگر مائینو اریگیشن کے کریٹریا میں یہ سوال پورا نہیں اترتا۔ مائینو اریگیشن کا یہ اصول ہے کہ جو کمانڈ ایریا ہے جس کی اسکیم مانگتے ہیں اگر اس کمانڈ ایریا میں 25 فیصد سے ایک فرد واحد کی

ملکیت زیادہ ہو جائے تو اس کریٹیریا کو ورلڈ بینک نہیں مانتے ہیں۔ تو چونکہ یہ اس کریٹیریا پر پورا نہیں اترتا تھا اس لئے وہ اس کو نہیں مان رہے ہیں۔ جہاں تک ہمارے محکمہ کا تعلق ہے حکومت کی استدعا پر ہم اس کی فیزبلٹی اور پی سی ون بنا رہے ہیں اور ہم اپنی اے ڈی پی میں پیش کریں گے اور اگر پیسے ہوئے تو ہم اس اسکیم کو چلائیں گے۔

جناب اسپیکر : سوال نمبر 329 مولانا عبدالباری صاحب

329.X- مولانا عبدالباری : کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال 95-1994ء کے دوران غیر ترقیاتی مد میں محکمہ ہذا کو کل کس قدر رقم ملی ہے اور یہ رقم صوبہ کے کن کن اضلاع میں خرچ کی گئی ہے۔ نیز ضلع پشین میں غیر ترقیاتی مد کی اسکیموں کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر آبپاشی و برقیات : (جواب موصول نہیں ہوا)

جناب اسپیکر : سوال نمبر 354 مولانا عبدالباری صاحب

354.X-مولانا عبدالباری : کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا سال 1991ء سے بلوچستان دیہی واٹر سپلائی اور نکاسی آب کا پروگرام منظور ہو چکا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس پروگرام کے تحت کام شروع ہو چکا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ : 31 جولائی 1991ء کو حکومت پاکستان اور عالمی بینک کے درمیان معاہدہ طے پایا تھا جس کے تحت بلوچستان دیہی واٹر سپلائی اور نکاسی آب کا پروگرام منظور کیا گیا اور قرضے کا اجراء جون 1992ء میں ہوا۔ کام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(الف) رگز کے لئے فاضل پرزہ جات حاصل کئے جا چکے ہیں۔

(ب) 160 ٹیوب ویلوں کے لئے پائپ اور لائننگ حاصل کی جا چکی ہے۔

(ج) 160 ٹیوب ویلوں میں سے 43 ٹیوب ویلوں کی تنصیب موجودہ مالی سال کے دوران مکمل ہوگی' چونکہ محکمہ کے پاس اتنے ٹیوب ویل نصب کرنے کے ذرائع نہیں ہیں اس لئے ٹیوب ویل محکمہ اریگیشن اور واپڈا ہائیڈرالوجی کے تعاون سے چھ دیہی واٹر سپلائی اور سات دیہی نکاسی آب کے منصوبوں کی مکمل ڈیزائننگ کا کام نیسپاک کو جون 1993ء میں سونپا گیا۔ ان منصوبوں کی مکمل تصریحات عالمی بینک کی منظوری کے لئے اپریل 1995ء میں بھیجی گئیں' نومبر 1995ء میں عالمی بینک کے ماہرین نے فیصلہ کیا کہ تخمینی لاگت کی زیادتی اور او اینڈ ایم (O and M) کی لاگت کی زیادتی کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام اسکیموں کے ڈیزائننگ پر نظرثانی کی جائے۔ یہ کام نیسپاک کے توسط سے کیا جارہا ہے۔

جناب اسپیکر : رخصت کی درخواستیں سیکریٹری اسمبلی پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) : سردار محمد طاہر خان لونی وزیر صحت نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : سردار محمد اختر مینگل نے 28 جنوری -31 جنوری اور یکم فروری 96ء کے اجلاس سے رخصت کی درخوات کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : جناب ارجن داس بگٹی ڈپٹی اسپیکر بیرون ملک تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے باقی ماندہ اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : نوابزدہ سلیم اکبر بگٹی ایم پی اے نے نجی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے موجودہ اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : سید شیر جان بلوچ صاحب ایم پی اے 25 جنوری 96ء کے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس اجلاس کے دن کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر (تحریک التواء نمبر 5) : میر ظہور حسین خان کھوسہ اپنی 17 جنوری 96ء کی موخر شدہ تحریک التواء پیش کریں گے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ (مشترکہ تحریک التواء نمبر 5) : میں درج ذیل تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ حال ہی میں سوئی گیس فیلڈ

کے تقریباً" 230 مستقل ملازمین اور تین صد عارضی ملازمین اور ساتھ ہی دیگر آٹھ صد مقامی آبادی سرکاری سرپرستی میں دہشت گردوں کی خوف و ہراس سے جان و مال' عزت و آبرو کی تحفظ کی خاطر ڈیرہ بگٹی اور دوسرے ملحقہ علاقوں کی طرف نقل مکانی کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ ان ملازمین کی تنخواہیں بھی روک دی گئی ہیں یہ لوگ اپنے اہل و عیال کے ہمراہ بے سروسامانی کے عالم میں اس سخت سردی میں کھلے آسمان تلے بھوک' افلاس اور خوف و ہراس میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کا پرسان حال کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ اس کی اصل وجہ وہاں پر امن و امان نہ ہونے کی وجہ سے لاقانونیت پیدا ہوگئی ہے اور صوبائی حکومت امن و امان قائم کرنے میں ناکام ہوگئی ہے۔ لہٰذا اس اہم مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے اسمبلی کی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر : تحریک التواء پیش ہوئی آپ اس پر روشنی ڈالیں گے۔ پچھلے اجلاس میں محرک نے کہا تھا کہ آج قائد ایوان اور وزیر داخلہ موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا میرے اس تحریک کو قائد ایوان اور وزیر داخلہ کے پیش ہونے تک دوبارہ ایوان میں پیش کیا جائے۔ آپ پھر اس پر مختصر بیان دیں پھر سرکاری موقف سنیں گے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : ایسا ہے کہ پچھلی دفعہ جناب اسپیکر صاحب میں نے جو اپنی تحریک التواء پیش کی تھی تو اس وقت ڈپٹی اسپیکر جو ہے پریذائیڈ کر رہے تھے تو چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب بھی موجود نہیں تھے بیرون ممالک دورے پر تھے اور وزیر داخلہ صاحب بھی موجود نہیں تھے یہاں پر تو لیکن یہ ہوا کہ یہ تحریک التواء 26 تاریخ کو دوبارہ اجلاس میں لائی جائے گی۔ لیکن 26 تاریخ کو بھی چھٹی تھی کیونکہ آج کے دن میں بھی اسلام آباد سے آیا ہوں میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی تو مجھے موقع مل رہا ہے۔ وہاں پر حالات ڈیرہ بگٹی کے .... ایسا ہے کہ میں نے جو تحریک التواء پیش کی تھی تو دوسرے دن ہی اس تحریک التواء جس پہ میں نے ذکر کیا تھا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے جو

ڈیرہ بگٹی کا دورہ کیا تھا کہ انہوں نے وعدہ کیا وہاں کے لوگوں کے ساتھ جو آٹھ سو گھر تھے تقریباً" چھ ہزار لوگ بچے مرد اور خواتین پہ مشتمل تو وزیر اعلیٰ صاحب نے خود ملاحظہ کیا اور رقم دینے کا اعلان کیا تھا امداد دینے کا اعلان کیا تھا تو فوراً" میری تحریک کے دوسرے روز ان کو تقسیم .... امداد دینا شروع ہوگئی۔ تو اس کے لئے ہم مشکور ہیں لیکن اتنی بڑی تعداد میں وہاں کے لوگ اس سردی کے عالم میں اور بڑی بے سرو سامانی اور وہاں پر کوئی شیلٹر نہیں ہے تو ان حالات میں ان کے لئے یہ رقم بہت ہی ناکافی ہے۔ دس لاکھ تو کچھ نہیں ہیں اس چھ ہزار قافلہ کے لئے دوسری بات یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اسی دورہ کے دوران یہ بھی وہاں پر اعلان فرمایا تھا کہ جو سوئی گیس فیلڈ سے لوٹی گیس فیلڈ سے یا دوسرے اچ گیس فیلڈ سے لوگ نکالے گئے ہیں زبردستی وہاں سے ان کو مجبور کیا گیا ہے نکالنے پر تو ان کو بھی تنخواہیں میں دلاؤں گا۔ دو سو بیس کچے ملازمین کو اور تین سو کچے ملازمین کی تنخواہیں اور ان کو دوبارہ بحال کرانے کی بھی کوشش کی جائے گی تاحال دو ماہ گزر گئے ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب نے اعلان بھی کیا تھا کہ "میں ان کو تنخواہیں دوں گا" لیکن وہ تنخواہ نہیں دلا سکے تو وزیر اعلیٰ صاحب یا تو اعلان نہیں کرتے اگر وہ نہیں کر سکتے تھے۔ تو اعلان نہیں کرتے اگر اعلان کیا ہے تو اس کے اوپر عملدرآمد کرانا وزیر اعلیٰ صاحب کا یا صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ تیسری بات مطلب یہ کہ جو بھی حکومت ہو ایسا اعلان کرے جس کے اوپر عملدرآمد کرا سکے اگر وہ عملدرآمد نہیں کرا سکتے ہیں تو ایسا اعلان نہ ہو تو بہتر ہے۔ تیسری بات یہ کہ سردار ستزام بنگھ نے پچھلی دفعہ اپنی تحریک التواء میں جو ذکر کیا تھا ڈیرہ بگٹی سے متعلق وہاں جنگو بگٹی سور کے گاؤں میں اس کے گھر پر وہاں کی پولیٹکل ایجنٹ نے جو کہ صوبائی حکومت کا نمائندہ ہے پولیٹکل ایجنٹ ہے اس کے ساتھ بمبور رائفل کا کرنل بھی ساتھ ہے اور بمبور رائفل کی باقی نفری بھی ساتھ ہیں وہ دھاوا بولتے ہیں اور باقی ایجنسیز بھی ان کے ساتھ ہیں۔

میر عبدالنبی جمالی (وزیر) : سردار ستزام سنگھ صاحب یقین دہانی کے بعد Withdraw کرچکے ہیں اس کو دوبارہ دہرانے کی کیا ضرورت ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : میرا ذکر اس سلسلے میں کچھ دوسرا ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ وہاں جو دھاوا بولا گیا میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کو وہ غلط بیانی سے کام لیتے ہیں نیچے والے۔ کمشنر صاحب نے ڈپٹی کمشنر صاحب نے غلط رپورٹنگ کی وزیر اعلیٰ صاحب کو کہ "جی کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا" حالانکہ یہ واقعہ وہاں پر ہوا۔ میں یہ ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس دن فرمایا تھا کہ "کوئی بھی ایسا واقعہ نہیں ہوا ہے میں نے کمشنر سے بات کی ہے ڈپٹی کمشنر سے بات ہے" تو انہوں نے غلط... میں چاہتا ہوں کہ ان پر بھروسہ نہ کیا جائے پولیٹکل ایجنٹ یا کمشنر....

جناب اسپیکر : ظہور صاحب آپ اپنی تحریک سے متعلق رہیں تو بہتر ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب اسپیکر صاحب چونکہ یہ تحریک التواء ڈیرہ بگٹی سے متعلق ہے وہاں کے حالات کے متعلق ہے وہاں کے حالات خراب ہوتے جا رہے ہیں ابھی وہاں پر پانچ افراد قتل ہوئے یعنی ایک ہفتہ پیشتر۔

جناب اسپیکر : آپ کی تحریک ان ملازمین کے سلسلے میں ہے جو نقل مکانی کرچکے ہیں۔ آپ اپنی تحریک تک محدود رہیں اور اپنے بیان کو محدود رکھیں تو آپ کی مہربانی ہوگی۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب اسپیکر صاحب اس کے ساتھ ساتھ امن و امان کا بھی ذکر ہے اس میں۔ وہاں پر امن و امان نہیں ہے۔ میں یہ بھی ذکر اس میں لایا ہوں کہ ڈیرہ بگٹی اور سوئی کے علاقے میں کوئی امن و امان نہیں ہے۔ اور دو آدمی قتل ہوئے ہیں اور گورنمنٹ یہ اعلان کرتی ہے کہ جی وہ 238 آر ڈی پر رینجرز نے فائرنگ کی آیا بگٹیوں نے فائرنگ کی حالانکہ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ بلکہ رینجرز نے وہاں پر از خود فائرنگ کی اور دو آدمی وہاں پر بلا وجہ قتل کئے گئے۔ پھر اس کے بعد سوئی

گیس اچ کے مقام کے قریب تین آدمی قتل ہوئے اور دوسرے روز غالباً" اسی روز لیکن اس کی بھی وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ فرمایا کہ یہ غلط خبر ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب ذرا نظر رکھیں جو ان کو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں وہ صحیح نہیں دے رہے ہیں۔ اگر اس طرح ہوتا تو ڈپٹی کمشنر اس کی تردید کرتے کمشنر اس کی تردید کرتے وہ بلاوجہ وزیر اعلیٰ صاحب کو کیوں حدف بناتے ہیں حالانکہ وہاں پر واقعتاً" واقعہ ہوا ہوتا ہے۔ لیکن یہاں پر وہ غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ کل بھی دو آدمیوں کا قتل ہوا ڈیرہ بگٹی کے علاقے کے اندر تو وہاں پر امن و امان کے حالات خراب ہیں۔ اور وہاں صوبائی حکومت کچھ بھی نہیں کر پا رہی ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ صوبائی حکومت مداخلت کر کے کم از کم اپنے اندرونی معاملات میں مرکز پر کنٹرول رکھیں اور ان کو ایسی حرکتوں سے باز رکھیں۔ اور پھر پولیٹیکل ایجنٹ بھی اس کے ساتھ ساتھ یہ جو ہے وہ آیا نمائندگی کر رہا ہے اور وہ اس کے ساتھ ساتھ گاؤں کا محاصرہ کر رہا ہے۔ اور جمہو بگٹی سے تیس ہزار روپے چھینے گئے وہاں پر چینی آٹا وغیرہ وہ بھی گاؤں سے لے کے گئے اور ان کو دھکے دیئے ان کو خراب و خوار کیا سور کے علاقے کے لوگوں کا اور اس طرح میں یہ بھی تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا جناب اسپیکر صاحب کہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے بیان میں فرمایا تھا کہ بی این اے کی حکومت سے یہ حکومت بہتر ہے۔

جناب اسپیکر : ظہور حسین صاحب جس طرح میں نے پہلے کہا کہ آپ اپنے بیان کو اپنے متعین شدہ تحریک اسی تک محدود رکھیں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب اسپیکر میں مختصراً" یہی عرض کروں گا۔ کہ بی این اے کی حکومت سے موجودہ حکومت بہتر ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : ظہور صاحب یہ مسئلہ زیر بحث نہیں آنا چاہیئے کیونکہ یہ زیر بحث نہیں۔ لہٰذا یہاں حکومتوں کا مسئلہ زیر بحث نہیں۔ آپ تشریف

رکھیں۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) : جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر ان کو اجازت دیں کہ وہ بول لیں۔

جناب اسپیکر : نواب صاحب رول اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے میں ان کو اجازت نہیں دے سکتا۔ وہ بول چکے ہیں اب سرکاری بینچز کی طرف سے کسی کو وضاحت کرنا چاہئے۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) : جناب اسپیکر اس دن بھی کھوسہ صاحب تحریک التواء لائے تھے اور جس طرح انہوں نے فرمایا کہ میں موجود نہیں تھا اور وزیر داخلہ صاحب بھی موجود نہیں تھے اور اس تحریک التواء کو آپ کی اجازت سے آج دوبارہ پیش کیا گیا۔ مجھے ایک تو حیرانگی بھی ہوئی کہ ظہور حسین کھوسہ صاحب ہمارے اسپیکر بھی رہے تھے۔ آج وہ کہتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ کو علم نہیں کسی چیز کا شاید یہ ان کو یاد ہوگا کہ ان کے اسپیکر بننے سے پہلے میں نے ان کو بتایا کہ آپ اسپیکر بن رہے ہیں اور آپ کو مبارک ہو۔ اتنا علم تو رکھتا تھا پہلے بھی اور آج وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کو علم نہیں یعنی مجھے وزیر اعلیٰ کو البتہ ڈیرہ بگٹی کے حالات جیسے یہ فرما رہے ہیں کہ کشیدہ ہے ٹینشن ہے کیونکہ آپس میں قبائل کی لڑائی اور جھگڑے ہو رہے ہیں اس علاقے میں یہ کہنا کہ وزیر اعلیٰ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ یا کمشنر کے کہنے پر اسمبلی میں تقریر کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہاں پر کچھ بھی نہیں جیسے کہ انہوں نے ابھی فرمایا میں ان کو ڈیرہ بگٹی کے حالات پر بتانا چاہتا ہوں جب میں نے ڈیرہ بگٹی کا دورہ کیا وہاں پر لوگوں نے مجھ سے شکایت کی کہ سوئی گیس فیلڈ کے ملازمین کو خان محمد کلپر کے آنے کے بعد وہاں سے نقل مکانی کر کے ڈیرہ بگٹی جانا پڑا یہ بات درست ہے کہ وہ لوگ ڈیرہ بگٹی گئے تقریباً دو سو مستقل ملازمین تھے (پی پی ایل) کے جس میں تیس چالیس ملازمین سوئی واپس چلے گئے اس کے علاوہ کسی بھی شخص کو آج میں بڑے اعتماد سے بتاتا ہوں جہاں تک صوبائی

حکومت تعلق ہے ہم نے کسی شخص کی ڈیرہ بگٹی میں سرپستی نہیں کی نہ ہمارا یہ اصول ہے کہ ہم کسی کی سرپرستی کرے حکومت سب کے لئے مساویانہ طریقے پر تحفظ فراہم کر رہی ہے جو جرم کرتا ہے اس کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ اگر اجازت ہو یہ تین چار پوائنٹ سے میں پڑھ لو۔

جناب اسپیکر : جی اجازت ہے۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) : ڈیرہ بگٹی میں دونوں مخالف پارٹیوں نے قانون توڑنے کی کوشش کی تو حکومت نے قانونی تقاضوں کو پورا کیا تقریباً دو ماہ قبل کلپر قبیلے کے چار افراد کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے پر گرفتار کرکے مقدمات سیشن جج کے عدالت میں بھیج دیا گیا اگر ہم کسی کی سرپرستی کرتے کھوسہ صاحب تو پھر کلپر قبیلے کے لوگ پکڑ کر جیل نہ بھیجتے اور ان کے کیس سیشن کورٹ میں نہ بھیجتے آپ کو بخوبی علم ہوگا کہ خان محمد کلپر کے پوتے کو دفعہ 144 کی خلاف ورزی کرنے اور قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی تو قانون نافذ کرنے والے اداروں جن کو آپ ایف سی کہتے ہیں فائرنگ کر کے دو کلپر ہلاک کئے اور باقیوں کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا شاید اس چیز کا آپ کو علم ہو میں جب دورہ ڈیرہ بگٹی گیا تھا اس کے بعد میں نے سوئی کا بھی دورہ کیا کافی لوگوں کو نواب صاحب نے ہم سے ملوایا جو نقل مکانی کرکے آئے تھے جو صوبائی گورنمنٹ کے سروس میں تھے وہاں پر میں نے ان کو ہر طرح کا یقین دلایا اور یہ بھی پیشکش کی کہ صوبائی حکومت ضرور کوشش کرے گی کہ آپ لوگوں کو تحفظ فراہم کرے جس کا آپ ذکر کرتے ہیں کہ صوبائی حکومت تحفظ فراہم نہیں کرتی جو ملازمین سوئی سے ڈیرہ بگٹی ہجرت کرکے گئے تھے ان کی تنخواہیں ادا کر دی گئی ہے اور گیس کمپنی کے ملازمین کی تنخواہوں کے بارے میں بھی ہدایت جاری کر دی گئی ہے۔ اور یہ مسئلہ اب وزارت پیٹرولیم میں زیر غور ہے۔ کیونکہ جناب اسپیکر جب خان محمد کلپر اور احمدان بگٹی اور دوسرے نقل مکانی کرکے چلے گئے گیس کمپنی کے ملازمین تھے۔

وفاقی حکومت نے جہاں پر جگہ دے دیا۔ تو ادھر ان کو تنخواہیں مل رہی تھیں تو میں نے پیٹرولیم کمپنی کو ہدایت کی کہ جو لوگ سوئی سے ڈیرہ بگٹی چلے گئے ہیں سوئی گیس کے ملازمین ان کو بھی اسی طریقے پر تنخواہیں ادا کی جائیں۔ لیکن یہ مسئلہ وفاقی حکومت کے پاس ہے اور میں کوشش کر رہا ہوں کہ ان کی تنخواہیں ان کو ملیں باقی وہاں جو لوگ سوئی سے ڈیرہ بگٹی چلے گئے تھے۔ ان کو ہر قسم کی سہولتیں ہم نے فراہم کر دی ہیں۔ کافی لوگوں کو سرکاری عمارت میں رہائش فراہم کی گئی ہے۔ سول کالونی واپڈا کالونی اور لوکل گورنمنٹ وغیرہ کی عمارات میں سوئی کے لوگ رہائش پذیر ہیں اور کوئی شخص کھلے آسمان نہیں ان لوگوں کی فلاح کے لئے دس لاکھ روپے نواب اکبر خان بگٹی کو بھیج دیئے گئے ہیں جو انہوں نے خود تقسیم کئے علاقے میں امن و امان کے بارے میں میں کو دتسلیم کرتا ہوں کہ کشیدگی ہے۔ کیونکہ آپس میں ان کے جھگڑے فساد چل رہے ہیں اور جب تک یہ مسئلہ کسی جرگے کے ذریعے افہام و تفہیم کے ذریعے آپس میں طے نہیں پاتے تو اس سے ہر علاقے میں ایسے چھوٹے موٹے جھگڑے ہوتے ہیں قتل ہوتے ہیں اس میں کوئی سرکاری فورس یا ایف سی یا بی آر پی یا لیویز میں سے کوئی ملوث نہیں آپ لوگوں نے اخبار میں رپورٹ پڑھی ہوگی جہاں تک پٹ فیڈر کا واقعہ ہے کہ وہاں دو بگٹی مرے ہیں ایف سی کے ہاتھوں میں نے اس دن بھی وضاحت کی تھی۔ آپ کو پٹ فیڈر کے بارے میں علم ہے آپ خود بھی زمیندار ہیں کافی عرصے پٹ فیڈر پر کام بند رہتا ہے کبھی کنٹریکٹر چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور کبھی جائینز چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ کس وجہ سے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان پر فائرنگ کی گئی ہے اس لئے جب اس پارٹی نے فائرنگ کی ایف سی کئے اوپر Intention انہوں نے فائرنگ کی اور دو بگٹی مرے۔ اس کے علاوہ میں نے کہا کہ یہ گورنمنٹ بی این اے کی گورنمنٹ سے بہتر ہے۔ اس دن سترام سنگھ نے کہا کہ اس ظالم اور جابر حکومت سے ہمیں نجات دلائی جائے۔ تو اس کے جواب میں میں نے یہ کہا تھا۔ کہ آپ یہاں آکر بیٹھ جائیں میری جگہ پر پھر پتہ چلے گا کہ ظالم اور

جابر کون ہے۔ شکریہ جناب اسپیکر

جناب اسپیکر : ظہور صاحب آپ اپنی تحریک پر زور دیں گے وزیر اعلیٰ کے موقف سننے کے بعد

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب اسپیکر وزیر اعلیٰ صاحب نے یقین دہانی تو کرائی کہ وہ دو سو تیس ملازمین کو تنخواہیں دلانے میں اور ان کی ملازمتوں کو بحال کرانے میں اس کے علاوہ تین سو کچھ ملازمین ہیں ان کی بھی تنخواہیں دلانے کی یقین دہانی کرائی تو اس کے علاوہ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ وہاں ناجائز کسی کے اوپر حملہ نہ ہو کیونکہ وہاں کا پولیٹکل ایجنٹ ساتھ ساتھ ہوتا ہے اور کسی کے گاؤں میں حملہ کرتے وقت ان کو بے عزت کرنے اور اس گاؤں کو لوٹ مار کرنے سے تحفظ فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی جائے کہ صوبائی گورنمنٹ اس میں ملوث نہ ہو بلکہ مرکزی گورنمنٹ کو بھی اس سے باز رکھا جائے۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) : جناب اسپیکر اتنی لمبی چوڑی تقریر کر بھی نہیں سکتا ہوں آج پتہ نہیں کیے کرلی پھر بھی ان کو یقین نہیں آتا کیسے یقین دلاؤں ان کو؟

جناب اسپیکر : ظہور صاحب اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب اسپیکر میں کیا کہہ سکتا ہوں وزیر اعلیٰ صاحب یقین دلا رہے ہیں تو یقین کرنا ہی پڑے گا۔

جناب اسپیکر : محرک اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا ہے اس لئے اس کو ختم کی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر : اسمبلی کی مالیاتی کمیٹی کی رپورٹس بابت سال 94-1993ء اور 95-1994ء ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب اسپیکر : اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ 31 جنوری 1996ء بوقت گیارہ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بارہ بجکر دس منٹ (دوپہر) مورخہ 31 جنوری 1996ء صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)